نُور افشاں لُودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۴۳ — مطبوعہ ۲۲- اکتوبر ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۹

دستور العمل نُور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ ۱/

ایضاً بیرونجات سے مع محصولڈاک۔ عہ ۱۲/

" دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عہ ۸/

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مُفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ◆

ایڈیٹوریل

کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھینگے۔ اور ایسے بڑے نشان اور کرامتیں دکھائینگے کہ اگر ہو سکتا تو وہ برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے۔ متی ۲۴-۲۴ ◆

اِس صاف پیشین گوئی ہی کی وجہہ سے مسیحی آجتک کبھی کسی جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی کیطرف متوجہہ نہیں ہوئے۔ اور اگرچہ تواریخ ہمیں اکثر ایسے مُدعیوں کے نام بتلا رہی ہی۔ اور زمانہ حال میں بھی اس قسم کے اشخاص جابجا وقت بوقت سننے میں آتے ہیں۔ مگر مسیحیوں نے جو اپنے خداوند کی خوبیوں اور علامتوں سے آگاہ ہیں اور اسکے منتظر ہیں۔ ایسوں کی طرف مطلق توجہ نہیں کی اور نہ کبھی کرینگے۔ بقول مسیحی شاعر:-

مانوس ہیں گفتار مسیحا سے ہیرے کان
خاطر میں نہ ہم لائینگے تقریر کسی کی
آزاد کیا خون مسیحا نے سراسر
کیوں آگے کو ہم پہنینگے زنجیر کسیکی

سبھوں کو معلوم ہی کہ مرزا صاحب قادیانی مدعی مماثلت مسیح کے الہام کیطرف مسیحیوں نے مطلق التفات نہ کیا تو بھی معلوم نہیں کہ ہمارے لکھنوی ہمعصر مہذب نے کیونکر ایسا لکھنے کی جرأت کی ہی۔ کہ قادیانی صاحب کے دعویٰ کو تسلیم کرنے سے "سمجھا جاتا ہی۔ کہ عیسائی گورنمنٹ کو مسلمانوں کی طرف سے اطمینان ہو جائیگا۔ کہ اہل اسلام جس مسیح کے منتظر تھے اور جس کا نام لیکر دیگر ادیان والوں کو دھمکیاں دیتے تھے اسکے وہ منتظر نہیں رہے اور وہ آیا بھی تو یوں کہ۔ کچھ نہ کرسکا۔ بلکہ اُلٹے مسلمانوں کو عیسائیوں کی اطاعت کا سبق دینے لگا۔ بجاہی عیسائی بہت خوش ہونگے۔ اور خصوص اس خیال سے کہ آپ مثیل مسیح ہیں اس درجہ معتقد ہونگے۔ کہ کیا عجب ابکے پوپ کا عہدہ خالی ہوتے ہی وہ مرزا صاحب کو پوپ بناکے اٹلی بھجدیں" مسیحیوں میں سے تو نہ مرزا صاحب کا کہیں کوئی معتقد۔ اور نہ کوئی خوش یا مغموم ہوا۔ ہاں یہہ سچ ہی کہ اکثر محمدیوں۔ اور محمدی اخبار نویسوں اور تعلیم یافتوں نے انکے دعویٰ کو تسلیم کیا۔ اور شاید اَور کرینگے۔ کیونکہ عیسائی مورخوں کا یہہ اعتراض کسقدر درست ہی کہ "مسلمانوں میں ایک نیا دین پیدا کرنے اور پیغمبری کے جنون انگیز خواب دیکھنے کا ہمیشہ شوق رہا ہی" لیکن ہماری سمجھ میں جھوٹے مسیحوں اور جھوٹے نبیوں کا ظاہر ہونا کسی خاص قوم یا ملک میں مقید و محدود نہیں ہی۔ شاید ہمارے اکثر ناظرین مارمن ازم کے لیڈر یوسف اسمتھ کے نام سے واقف ہونگے۔ جو امریکہ میں مبعوث ہوئے

اور کثیر الازدواجی وغیرہ کی تعلیم دیکر بہتوں کو اپنا معتقد اور پیرو بنالیا۔ اور ایک فرقہ کھڑا کر دیا جو ہنوز موجود ہے۔ لیکن اب سننے میں آیا ہے۔ کہ ایک عورت نے جو غالباً واقع امریکہ کی رہنے والی ہے۔ دعویٰ کیا ہے۔ کہ میں فیمیل کرائیسٹ (مؤنث مسیح) ہوں۔ چنانچہ انڈین اسٹنڈرڈ لکھتا ہے کہ "یونائیٹڈ اسٹیٹس (امریکہ) میں جو مذہبی معاملات میں فضول بیہودہ گوئیاں پیدا ہوتی ہیں اُنکی کوئی حد معلوم نہیں ہوتی۔ کسی مس مارٹن نے اپنے کو مؤنث مسیح مشہور کیا ہے۔ اور "میلنیم" یعنی مسیح کی سلطنت کے آیندہ زمانہ کا اجلاس قایم کیا ہے۔ اخبار برٹش ویکلی لکھتا ہے کہ "مس مارٹن نے۔ جسنے دلیری کے ساتھ مؤنث مسیح ہونیکا دعویٰ کیا ہے۔ اپنے مریدوں کا شمار بڑھانیکے لئے مشتہر کر دیا ہے۔ کہ جو لوگ اسکی خوق الفطرت خاصیت کے اول معترف ہونگے۔ وہ اسکی نئی سلطنت میں حاکم بنائے جاینگے۔ اُسکے پیرو اپنے کو فلفنٹ (اہل کمال) نام دیتے ہیں۔ اور اپنی مجلسیں بہانتک ہوشیاری پوشیدہ طور پر کرتے ہیں۔ کہ کسی اخبار کے محنتی اور متفحص رپورٹر کو بھی اُنمیں کوئی دخل پانا یا اُنکی کارروائی کی کچھ خبر نہیں ملتی ہے۔ لیکن یہہ معلوم کرنے سے اطمینان ہو کہ اس نئے فرقہ کے اندر کوئی بدکاری کا دھبہ نہیں ہے۔ مس مارٹن ایک وقت معلوم ہوتا ہے کہ۔ امریکن سیتھوڈزم کی مشنری ممبر تھی۔ غالباً اسکی بابت اور زیادہ سننے میں آئیگا۔ کیونکہ اُسنے معہ اپنے پیروؤں کی قلیل گروہ کے یورپ میں جاکر اپنے نئے عقیدہ کو جاری کرنیکا ارادہ کیا ہے۔

گذشتہ نمبر کے ضمیمہ میں قواعد "سوسیٹی ترقیخواہ تعلیم و تربیت مسیحیان ہند" ناظرین نے پڑھے ہونگے۔ جنہیں ہم نے بغیر اپنی کسیطرح کی رائے اُنکی نسبت ظاہر کے مشتہر کر دیا ہے۔ تاکہ مسیحی عام رائے پہلے معلوم ہو جائے۔ اگرچہ ضرور نہیں کہ ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار ہو۔ لیکن چونکہ نور افشاں ایک مسیحی اخبار۔ اور اُسکے کل نامہ نگار مسیحی ہیں۔ مناسب ہے کہ وہ ہر ایک قاعدہ کو بغور مطالعہ کرکے اپنی اپنی رائے سے ہمیں مطلع فرمائیں اور ہم سبھوں کی آگاہی کے لئے شایع کر دینگے۔ اور خود بھی اُنکی نسبت کچھ لکھینگے۔

ناظرین پر واضح ہو کہ پادری الگزینڈر میر ڈوی ڈی مقیم ایڈنبرا (اسکاٹلینڈ) کی مشہور و معروف انگریزی کتاب کا اُردو ترجمہ یعنی (مسیحی شہادتوں کے مشاہدات) جو ہم نے اُردو خوان مسیحیوں کے فایدہ کے لئے پانچ باب تک کیا تھا۔ اس نمبر کے ساتھ ختم کیا جاتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اخبار کو سرسری طور پر پڑھنے والے بالیسے اشخاص نے۔ جو اس قسم کی مذہبی تحقیقات سے مستفید ہونیکے عادی اور شایق نہیں ہیں۔ نے خاطر خواہ لطف حاصل نہ کیا ہوگا۔ لیکن اہل تحقیق کے لئے اُنکا سلسلہ وار مطالعہ کرنا ہرگز خالی از فایدہ نہ ہوا ہوگا۔ جیسا پہلے ذکر ہوا یہہ پانچوں باب مختلف مقاصد و مطالب پر مختلف عنوان کے ساتھ جُدے جُدے چھپے ہیں۔ پہلا باب جسکا ہیڈنگ "مسیحیت اور علم طبعی" ہے بخط ٹیپ اٹھیر مشن پریس سے بعد تصحیح دوبارہ شایع ہو چکا ہے۔ اور باقی چار باب "عہد جدید کی صحت"

"مسیح کی عدیم النظیر شخصیت"

"مسیحی معجزات"

"مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا"

۱۸ دسمبر ۱۹۰۵ء سے لیکر ابتک سلسلہ وار نور افشاں کے ذریعہ شایع کر دیئے گئے ہیں۔ ارادہ ہے کہ اگر مسیحوں کی جانب سے ہم کو ہمت و استعانت ملی۔ تو اب ان پانچوں بابوں کو مجتمع کرکے ایک جلد میں چھپوا دیا جائیگا اور مناسب ارزاں قیمت پر ہر ایک اُردو خوان مسیحی کو ایک ایک جلد بہم پہنچ جائیگی۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ ابواب مذکورہ کی نسبت ہمارے معزز مسیحی ناظرین اپنا کچھ خیال ظاہر کرینگے۔ اور ہمارے قایم مقام پادری جیمل سنگھ صاحب بھی اسپر کچھ لکھینگے۔

مسیح کا جی اٹھنا

اور

وہ کس بات پر دلالت کرتا ہے

تاہم ایک تیسرا قیاس باقی ہے جو فی زمانہ ایک پسندیدہ قیاس ہے۔ یعنی نظر کا دھوکہ۔ یہہ وہمی قیاس کے نام سے مشہور ہے۔ یعنی جی اٹھے خداوند کی رویتیں حقیقی بیرونی نہ تھیں۔ وے صرف اندرونی تصورات اور نظر کا دھوکہ تھیں۔ جو مریض اعصاب سے غمگین جانوں میں۔ خواہش و سرگرمی و انتظاری سے بھرے ہوئے دلوں میں پیدا ہوئی تھیں۔ یہہ ہی قیاس ہے جسکو اشٹراوس و رینن۔ اور سوپرنیچرل ریلجن کے مصنف نے اختیار کیا ہے۔ تاہم خاصکر وہ رینن ہے کہ جس نے ہمارے ملک کو اس قیاس سے آگاہ کیا ہے۔ اُس کے بیان کے مطابق جی اُٹھنے کی روایت کے لئے ہم خصوصاً مریم مگدلینی کی محبت۔ قوی قوت متخیلہ۔ اور خاص اعصابی ترکیب کے مقروض ہیں۔ اُسنے خداوند کی ایک خیالی رویت دیکھی۔ اور اس دھوکے سے جی اُٹھنے کی کہانی پیدا ہوئی۔ چنانچہ وہ اپنے خاص طریقہ کے موافق کہتا ہے "محبت کی الٰہی طاقت! پاکیزہ ساعتیں جبکہ ایک عورت خیالی دھوکے میں مغلوب۔ دنیا کے آگے ایک مُردوں میں سے جی اُٹھے خدا کو پیش کرتی ہے"!

لیکن ہر کوئی تھوڑا سا فکر کرنے سے معلوم اسکتا ہے۔ کہ یہہ رائے بھی مذکورۃ الصدر قیاسوں کی مانند بالکل بیہودہ اور نامعقول ہے :: اگر مسیح نے صرف مریم مگدلینی ہی پر اپنے کو ایک مرتبہ ظاہر کیا ہوتا۔ تو البتہ یہہ رائے ایسی نامعقول نہ ہوتی۔ اگرچہ واقعی کھلی ہوئی اور خالی قبر کی حقیقت کا بیان پھر بھی حل طلب رہتا :: لیکن گواہوں کی کثرت۔ اور رویتوں کی کیفیتیں و شمار اس رائے کو بالجملہ حدود امکان سے باہر رکھتے ہیں :: رسول اور اولین شاگرد سب کے سب مخبوط الحواس یا ضعیف و مریض اعصاب کے آدمی جو دھوکھے کی رویت کے مغلوب ہوں نہیں تھے :: علاوہ ازیں اُنکو مسیح کے جی اُٹھنے کا پہلے کچھ خیال نہ تھا۔ اور نہ وہ اُسکی انتظاری کرتے تھے۔ وہ اس ماجرے سے مطلق حیران ہوگئے۔ اور جبتک کہ گواہی سے مغلوب نہ ہوئے اُنھوں نے اُسپر یقین نہ کیا :: پس ایسی رویتوں کے دیکھنے کے لئے وہ پیش سیلان حالت میں نہیں تھے :: ہر حال خیالی رویتیں نہایت نادر واقعات سے ہیں۔ اور یہہ بہت ہی زیادہ نادرات سے ہے کہ مختلف اشخاص کو وہی یکساں خیالی صورت نظر آوے :: لیکن ہم یہاں کیا حال پاتے ہیں :: ہم مختلف المزاج اور کامل تندرست شخصوں پر وہی یکساں صورت ظاہر ہوتی ہوئی پاتے ہیں۔ اور یہہ خاصہ خیالی رویتوں کا نہیں ہے :: ہم جی اُٹھے خداوند کو مختلف وقتوں اور ملک کے متفرق حصوں میں دکھلائی دیتا ہوا پاتے ہیں۔ جو امر صرف دھوکھے۔ کی حالت میں نہیں ہو سکتا ہے :: ہم اُسکو نہ صرف ایک یا دو کو۔ لیکن دس گیارہ آدمیوں کے مجمع کو اور پانسو آدمیوں سے زیادہ کی جماعت کو دکھلائی دیتا پاتے ہیں۔ اور یہہ خیالی رویتوں کی حالت کبھی نہیں ہوتی ہے :: ہم اسکو نہ صرف دکھلائی دیتا ہوا۔ بلکہ چھوا ہوا۔ اور ہاتھ لگایا ہوا پاتے ہیں۔ اور محض دھوکھے کے ساتھ یہہ حالت نہیں ہوتی ہے :: اسکو نہ صرف شاگردوں کو دکھائی دیتا ہوا۔ بلکہ اُنکے ساتھ بدیر ہمکلام ہوتا ہوا دیکھتے ہیں۔ اور یقیناً یہہ طریقہ خیالی رویت کا نہیں :: پھر یے رویتیں چالیس دن کے بعد کیوں موقوف ہوگئیں اور آیندہ عید پنتکوست کے جوش و خروش پر پھر نظر نہ آئیں؟ :: اب زیادہ طول کلامی کی ضرورت نہیں ہے :: ایسی خیالی رویتیں جیسی کہ قیاس مذکورہ بالا کو مطلوب ہیں تمام و تجربہ کے بالکل برعکس ہیں۔ اور حقیقتوں کا بیان کرنیکے ناقابل ہیں :: اس قیاس کی پریشانی و جنون خود ایک بہترین دلایل سے ہے۔ کہ مشہورہ حقیقتیں صحیح ماجرے اور حقایق ہیں :: المختصر صرف بیان کا ایک ہی طریقہ ہے جو صداقت کی مانند صاف اور سادہ ہے۔ اور یہہ وہ ہے جو مسیح کے جی اُٹھنے کو ایک یقینی ماجرا قبول کرتا ہے +

اب ہم اس مشاہدہ کو ختم کرتے ہیں :: اور اس کلیات کا معقول نتیجہ کیا ہے؟ :: وہ یہہ ہے کہ ہمارے خداوند کا جی اُٹھنا ایک تواریخی ماجرا ہے :: کلیسا کی بنیاد کسی خیالی رویت پر نہیں۔ فریب یا عمدی جھوٹھ پر نہیں۔ بلکہ ایک حقیقت پر۔ یعنی مسیح کے جی اُٹھنے کی حقیقت پر۔ قایم کی گئی ہے :: اور کون شخص بیک نگاہ اس نتیجہ کی اعلیٰ قدر و منزلت۔ اور وسعت کو نہیں دیکھتا ہے؟ :: وہ خدا پر ایمان لانیکے لئے اُسکی ہستی کو ثابت کرتے ہوئے۔ کہ وہ ایک مختار مطلق۔ خلقت سے برتر اور بالا ہے۔ ہم کو نئی وجوہات بخشتا ہے۔ کیونکہ "اُسنے اسے مُردوں میں سے اُٹھایا۔ تاکہ ہمارا ایمان اور بھروسا خدا پر ہو" :: وہ خداوند کی رسالت کو ثابت کرتا ہے۔ کہ "وہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے وسیلے قدرت کے ساتھ خدا کا بیٹا ظاہر کیا گیا" :: وہ اسکے کفارہ آمیز کام کی کاملیت کو ثابت کرتا ہے۔ اور کہ خدا نے اُسکو کلیتاً ایسا ہی قبول کیا۔ کیونکہ "وہ ہمیں راستباز ٹھہرانیکے لئے اُٹھایا گیا" :: اور اُسکی تمام تعلیم کے اُوپر ایک مُہر لگائی گئی ہے۔ تاکہ اب ہم اسکی سچائی کے اظہارات کو۔ جو انسانی عقل کی دسترس سے بالا ہیں۔ کاملاً مستند اور یقینی قبول و تسلیم کریں۔ اور ہم پر واجب ہے کہ "اُسکے کاموں ہی کے سبب اُسپر ایمان لاویں" :: یہہ ایک اعلیٰ ترین اعتقاد کا باعث ہے۔ کہ وہ نجات کے کام کو ہر فرد بشر میں۔ اور دُنیا میں کاملیت کو پہنچائیگا۔ کیونکہ "جب خدا نے ہم سے جس وقت کہ ہم دشمن تھے۔ اپنے بیٹے کی موت کے سبب میل کیا۔ پس ہم میل پاکے اُسکی زندگی کے سبب کتنا ہی زیادہ بچ جائینگے" :: یہہ ایک ثبوت ہے کہ اُسنے "موت کو نیست کیا ہے"۔ اور اسکو جسکے پاس موت کا زور ہے برباد کر دیا ہے" :: یہہ آنیوالے روز عدالت کی جبکہ مسیح مسند عدالت پر بیٹھے گا ایک گرو ہے۔ کیونکہ "خدا نے تمام آدمیوں کو اس کا تیقن اس امر میں دیا ہے۔ جبکہ اُسنے مُردوں میں سے اُسے جلایا" :: یہہ جلالی بقا میں ہمارے جی اُٹھنے کا ایک ثبوت اور بیعانہ ہے۔ کیونکہ "مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا اور اُنمیں جو سوگئے پہلا پھل ہوا" :: ہاں جبکہ اسکی قبر سے پتھر ڈھلکا یا گیا۔ تو انسانیت کی چھاتی سے زاس ناامیدی کا ایک کچلنے والا۔ بوجھ ڈھلکایا گیا تھا :: جبکہ مسیح کے جی اُٹھنیکی صبح طلوع ہوئی۔ تاریک دنیا کے اُوپر ایک روشن۔ پُرامید۔ صاف و پاک تر زندگی۔ شیریں تر روشنی کا دن طلوع ہوا :: جبکہ قبر کھل گئی تھی تب ایک چشمہ کھل گیا۔ جہاں سے آسمانی فضل اور برکت کی نہر۔ ایک مُردہ۔ اُداس۔ اور پُرگناہ دنیا کو جلانے۔ تازہ دم کرنے۔ اور پاک کرنے کے لئے جاری ہوئی :: یہہ نہر اٹھارہ مسیحی صدیوں کے درمیان دنیا کی تواریخ کی خاص دھارا ہوئی ہے۔ جو آج کے دن تک رواں ہے۔ اور جبکہ ہم آیندہ زمانہ پر نظر کرتے ہیں۔ اسکو زمانہ سے زمانہ تک بھی بہتی ہوئی دیکھتے ہیں۔ یہانتک کہ آخر کو بہت دور۔ دُھندلی حد نگاہ تک۔ جہاں غیر مخلوق روشنی کے حلقہ میں زمین و آسمان باہم ملتے ہیں۔ ہم اسکو غیر فانی سمندر میں شامل ہوتے دیکھتے ہیں :: پس

اس خالی قبر میں نظر کرتے ہوئے ہم پطرس رسول کی ثنا خوانی کو بخوبی کام میں لاسکتے ہیں یعنی "ہمارے خداوند یسوع مسیح کا خدا اور باپ مبارک ہو۔ کہ جسنے ہم کو اپنی بڑی رحمت سے یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے باعث زندہ اُمید کے لئے سرِ نو پیدا کیا۔ تاکہ ہم بے زوال اور ناآلودہ اور غیر فانی میراث پاویں*

مُراسلات

نور افشاں کی حالت

فریاد جنوں اور ہی بلبل کی فغاں اور
صحرا کی ہوا اور ہی گلشن کا سماں اور

اس بات کے تسلیم کرنے میں کسی مسیحی اور غیر مسیحی ناظر نور افشاں کو شاید شک نہ ہوگا۔ کہ نور افشاں کی حالت اب کیسی عمدہ ہے۔ اور روز بروز کیسی ترقی کرتا جاتا ہے: پہلے ایک عرصہ تک اسکے ایڈیٹر ایک محمدی صاحب تھے۔ اور اگرچہ اخبار مسیحیوں کی نگرانی میں تھا مگر کل کارروائی اُنہیں کے ذریعہ ہوا کرتی تھی: انکو پورے طور سے مذہب عیسوی کے اُصول اور علوم متعارفہ سے آگاہی بھی نہ تھی۔ اور نہ وہ کوئی رائے صائب اپنی کسی مخالفت میں دے سکتے تھے: بعد اُنکے مسٹر واعظ اسکے اسسٹنٹ ایڈیٹر مقرر کئے گئے: ہم اُنکے بہت شکر گذار ہیں۔ کہ اُنہوں نے اپنی موجودگی میں بہت کچھ ترقی کر دکھائی تھی۔ مگر بعض اوقات اُنکے ترش کلمات کو لوگوں نے پسند نہیں کیا۔ حالانکہ وے محض اصلاح کی غرض سے ہوا کرتے تھے: جب سے منشی حسن علی صاحب سفیر نے ایڈیٹری کا چارج لیا اخبار کے چار صفحے بھی بڑھ گئے۔ اور دن دونی رات چوگنی ترقی کرنی شروع کی۔ اور اگر انکے دل میں اسکی ایسی ہی محبت رہی۔ تو ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ اکثر دیسی اخباروں سے اسکی وقعت اور عزت بڑھ جاویگی: کوکب ہند مخزن مسیحی رفیق نسوان۔ ہمارا ترجمہ ہیرلڈ۔ اور بشیر وغیرہ مسیحیت کے اخبار اخباری دنیا میں بہت مشہور و معروف ہیں مگر آئے دن کوکب ہند۔ اور مخزن مسیحی میں وہ جھگڑے دیکھتے ہیں جنکا اعادہ اسوقت طول امل ہے۔ سوائے ان کے نور افشاں میں بڑے لمبے تقلے سے ہر مخالف فریق کا جواب دیا جاتا ہے۔ اور عقلاً اور نقلاً ہر طرح سے تسکین و تشفی کر دیجاتی ہے: سر سید و پادری ٹھاکر داس کے مباحثے دیانند سرستی و غلام احمد قادیانی کی بحثیں۔ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ کہ کس درجہ نور افشاں کو علمی اور عملی بحثوں سے لگاؤ ہے۔ اور کہانتک وہ نور صداقت کی شعاعیں مُردہ اور تاریک دلوں پر چمکا رہا ہے۔ اور کیسی منشیانہ اور ادیبانہ طرز انشا میں تامل۔ سوشیل۔ اور پولٹیکل معاملات لکھتا ہے: میرے خیال میں وہ مذہب عیسوی کے پھیلانیکا ایک اعلیٰ رکن ہے۔ بلکہ وہ ستون کہنا چاہئے جسپر چھت کا زیادہ بوجھ رہتا ہے۔ کیونکہ اسکے مخالف بہت سے دیسی اخبار ہیں: اکثر اخبار ہماری نظر سے گذرتے ہیں۔ جنمیں بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ "پادری نور افشاں لودیانہ نے یوں لکھا اور پادری نور افشاں لودیانہ نے ووں لکھا"۔ چونکہ نور افشاں نور صداقت کا مبشر ہے۔ اسواسطے تاریکی کے چلنے والے اُسکی روشنی کو پسند نہیں کرتے: لیکن یہہ بہادر سپاہی اُنکی ذرا پروا نہیں کرتا۔ بلکہ ہمیشہ سینہ سپر کسے ہوئے وہ وہ دندان شکن جواب دیتا ہے۔ کہ مخالفوں کو سوائے خاموشی یا ہٹ دھرمی کے کچھ بن نہیں پڑتی۔ نور افشاں قومی اور ملکی اغراض سے بھی پیچھے نہیں ہے: ایک عرصہ سے ہم متواتر مشورے تجویز انجمن و مشل کمیٹی کے قایم ہونیکی تجویزیں۔ دیسی مسیحیوں کی ترقی اور آزادی کی تدبیریں پڑھتے ہیں۔ مگر نتیجہ کی جسقدر اُمید تھی اُسکی نسبت سے آٹے میں نمک بھی نہیں ہوا۔ اور جو کچھ ہوا بھی تو اُس میں جھگڑے شروع ہوئے: ایک شخص بیان کرتا ہے کہ اتنا چندہ وصول ہوا۔ اتنے ممبر درج فہرست ہیں۔ فلاں لڑکے کے لئے یہہ بندوبست کیا گیا: ساتھ ہی اُسکے دوسرا شخص اِن سب باتوں کی تردید پر ادھار کھائے بیٹھا ہے: فرمائیے جب یہہ نفاق ہے تو مقصد مطلوبہ کیونکر پورا ہو؟: خیر اس وقت ہمکو اس جھگڑے سے کچھ سروکار نہیں۔ ہمکو صرف یہہ دکھانا ہے کہ نور افشاں قوم کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے۔ اور قوم اسکے ساتھ کیسا برتاو برتتی ہے*

اس دو تین برس کے عرصہ میں تو نور افشاں نے اپنی چمک دمک ایسی دکھلائی۔ کہ ملک بیساختہ داد دینے کی کوشش کرنے لگا۔ مگر ساتھ ہی اسکے جسقدر نور افشاں ترقی کے پاؤں نکال رہا ہے۔ ہم اپنے دیسی مسیحی بھائیوں کے دلوں میں جوش اور ولولے کا نام بھی نہیں پاتے: ہم کل دیسی مسیحیوں کا فرض اوّل یہہ تھا کہ ہمارے خرچ سے اسکی اشاعت ہوتی۔ افسوس کہ یہہ نہ ہوسکا تو خریداری سے بھی گئے گذرے نکلے؟*

اگر اب بھی ہمارے بھائی مستعد ہو جاویں۔ اور چار یا آٹھ صفحہ اسکے بڑھا دیئے جائیں۔ تو ہم اُمید کرتے ہیں کہ سوا مسیحی قوم کے غیر اقوام بھی انکا اسکا خیر مقدم کرینگے: کیونکہ علاوہ مذہبی بحثوں کے اسکے دو ایک کالم خاص انشاپردازی یا علمی نمونہ کے لئے ہوا کرینگے۔ اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ ایڈیٹر صاحب بھی ہماری اس ناقص رائے کو منظور فرمائینگے: اگر میرا خیال صحیح ہے۔ اور حافظہ کمی نہیں کرتا۔ تو پچھلے سال انہیں دنوں ایڈیٹر صاحب نے کوشش کی تھی اور ناظرین اخبار سے درخواست

کی تھی۔ کہ اسکے دو چار صفحہ بڑھائے جائیں۔ اور اس بارہ میں ہر ایک خریدار کی رائے طلب کی تھی۔ اور وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ رائیں اخبار میں درج کی جائینگی۔ مگر کسی نے اول تو کچھ لکھا ہی نہیں ہوگا۔ اور اگر لکھا تو میرے خیال سے وہ اس قابل نہ ہوگا۔ جو کسی نمبر میں جگہ پاتا۔: یہہ قومی ہمدردی ہے کہ ایک مذہبی اخبار کی سرپرستی قوم سے نہیں ہو سکتی۔: اگرچند متمول صاحب بھی مستعد ہو جاتے۔ تو کچھ بڑی بات نہ تھی۔ نہ ایک پر کل بوجھ پڑتا۔ مگر کرتا کون کسکو پڑی تھی جو ایسا کرتا؟: یہہ مولوی صفدر علی صاحب ہی کی چھاتی ہے۔ جو تن من اور دھن سے رات دن قوم کی بہبودی کی فکریں۔ بیماری اور بوڑھاپے کی حالت میں سوچتے رہتے ہیں۔: سنہ ۱۹۰۱ء کے شروع میں ایڈیٹر صاحب نے پانسو خریداروں کے نام درج رجسٹر بتائے تھے۔ اور یہہ یقین دلایا تھا۔ کہ اگر ایک ایک نیا خریدار ایک ایک صاحب بہم پہنچا دینگے۔ تو سال کے آخر تک ہزار خریداروں کے نام دفتر میں ہو جائینگے۔ مگر ہمیں یقین نہیں کہ سات آٹھ سو خریداروں کے نام بھی درج رجسٹر ہوں۔: بہرحال ایڈیٹر کی کوشش بلیغ کا جو کچھ نتیجہ نکلے تو نکلے۔ قوم سے تو ہمیں کچھ اُمید نہیں۔: نورافشاں اپنے ذاتی فایدہ کے لئے کچھ نہیں مانگتا۔ صرف اتنا کہ اس کا خرچ فراغت کے ساتھ چلے۔: ورنہ دیگر اخباروں کے ساتھ مقابلہ کرلو۔ اتنا ہی بڑا اخبار۔ اور سالانہ قیمت بارہ یا پندرہ روپیہ سے کم نہیں۔ مگر نورافشاں کی قیمت معہ محصولڈاک دو روپیہ آٹھ ہیں۔ اور اگر چار یا آٹھ صفحہ بڑھائے جائینگے۔ تو شاید چار* روپیہ یا اس سے کچھ زیادہ دینا ہوگا۔ اور اگر ہفتہ میں دو بار ہو جائے تو بھی ایسی بھاری قیمت نہ رکھی جائیگی۔ کیا چار پانچ یا چھ روپیہ سالانہ نہ ایسے کام کے واسطے کوئی بڑی بھاری رقم ہے؟

اب ہم یہاں چند باتوں کا ذکر کرینگے۔ جو شاید نورافشاں کی زیادہ ترقی کا باعث ہونگی۔

اوّل۔ نورافشاں میں اکثر اصحاب ایک ناتمام مضمون باقی آیندہ کے وعدہ پر اُٹھا رکھتے ہیں جس کے واسطے آنکھیں انتظاری کا سبق پڑھا کرتی ہیں۔ اور ہفتوں نہیں لکھتے۔: اگر وہ نہ بھیجیں تو شاید اسقدر اُلجھن اور بیچینی نہ بڑھے جتنی اس ناتمام مضمون سے بڑھ جاتی ہے۔: اگر ایڈیٹر* صاحب کی غفلت ہے تو ہم اپنے معزز نامہ نگاروں سے معافی چاہتے ہیں۔ اور ایڈیٹر صاحب سے شکوہ بھی کرتے ہیں۔

دوسرے۔ نورافشاں کے دو ایک کالم ضرورت شاعری کے واسطے بھی ہونے لازم ہیں۔ کیونکہ اکثر مسیحی شعر و سخن کے شایق۔ پیام یار۔ خیال یار۔ نغمہ یار۔ اور پیام عاشق وغیرہ انشائی خیال کے فرضی گلدستہ خریدتے ہیں۔ جو ایک طور سے زہر قاتل ہیں۔: اگر کوئی مسیحی گلدستہ نکلے (یہہ ہونا تو سر دست ناممکن ہے) یا نورافشاں میں انتظام کر لیا جائے۔ اور ہفتہ وار یا ماہوار طرح کا مصرع دیدیا جایا کرے۔ تو نورافشاں کی ترقی اَور زیادہ ہو۔ اور فضول خیالی معشوقوں کے خط و خال میں عمر تمام نہ ہو۔ اور مسیحی شعرا کو اُن پاکیزہ مضامین کا جو کتاب المقدس میں درج ہیں نظم کرنیکا موقع ملے۔

تیسرے۔ اگرچہ مذہب عیسوی کے سچے اصول کے موافق کچھ طرز انشا پر قبولیت کا دارومدار نہیں ہے۔ کیونکہ مسیح کے شاگرد اکثر ناخواندہ تھے۔ اور اُنہوں نے بڑے بڑے عالموں اور انشاپردازوں کے مُنہہ بند کئے۔ مگر تاہم انشاپردازی ایک ایسی چیز ہے۔ کہ اپنا اثر آنکھ۔ کان۔ دل و دماغ سے بہت جلد پہنچا سکتی ہے۔ اور جو شخص جس زبان میں پورے طور سے حاوی ہوگا۔ وہ اُس زبان میں اپنے مطلب کو بخوبی ظاہر کر سکتا ہے۔ اور اپنی تقریر سے بہت کچھ اثر سُننے والے پر ڈال سکتا ہے۔: ولایت میں جا کر مُودی۔ اسپرجین۔ ٹیلمیج وغیرہ کو دیکھو کہ وہ اپنی جادو بھری تقریر سے کیسا پاک کلام کا اثر لوگوں پر ڈالتے ہیں۔: ہمارے دیسی مسیحیوں میں بہت سے ایسے ہیں جو کتنی زبانوں کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر کسی ایک زبان پر بھی پورے طور سے حاوی نہیں ہیں۔: ہم کسی پر طعن نہیں کرتے کیونکہ ہم بھی خود اُسی گروہ میں ہیں۔ مگر کوشش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہم اور ہمارے ساتھ دوسرے بھی جو اس قید میں مبتلا ہیں رہائی پائیں۔: اکثر مسیحی دوستوں کو فسانہ آزاد اور حضرت شرر لکھنوی کے ناول پڑھتے سُنا۔ اور جب دریافت کیا کہ یہہ کیوں؟ تو صاف جواب ملا۔ یہہ اسلئے پڑھتے ہیں۔ کہ ہماری زبان درست ہو جائے۔ ہم اُن احباب کی خدمت میں التماس کرتے ہیں۔ کہ اگر زبان ہی سیکھنا ہے۔ تو امیراللغات حضرت امیر مینائی لکھنوی کا مطالعہ کرو۔ وہ اُردو و طرز انشا۔ اور نظم کے واسطے کسوٹی ہے۔ ہر لغت اور محاورہ کا موقعہ استعمال اور تذکیر و تانیث کا فرق بتا دیا گیا ہے۔: ناولوں سے آپ کو کچھ فایدہ حاصل نہ ہوگا۔ ہاں اشتعال طبع تو ضرور ہوگا۔: حضرت شرر ہم سے ناراض نہ ہوں۔ ہم اُنکی زبان کے دل سے عاشق ہیں۔ ناول نویسی میں اُنکو وہی درجہ حاصل ہے۔ جو انگلستان میں گولڈاسمتھ۔ اسکاٹ۔ اور رینالڈ کو ہوا ہے۔ مگر ہمکو ناول سے نفرت ہے۔ اُنکی زبان دانی کے لئے دلگداز اور مہذب عمدہ نمونہ ہے۔: زبان دانی بھی اچھی چیز ہے۔ ہم اپنے بھائیوں سے التجا کرتے ہیں کہ وہ ضرور اور باتوں کیطرح اسمیں بھی اعلیٰ ترقیاں حاصل کرینگے۔

---

* ہم تو چار صفحے بڑھانے۔ اور قیمت معہ محصولڈاک تین روپیہ آٹھ آنہ پر رضامند تھے۔ ایڈیٹر

* ہم بہت چاہتے ہیں کہ مضامین جو نورافشاں میں درج ہوں۔ مختصر اور پُر مطلب ہوں۔ درباقی آیندہ کا جھگڑا نہ رہے۔ مگر طول آرٹیکلوں کی وجہ سے اکثر ایسا ہوتا ہے۔ نامہ نگاروں کو بھی اس امر کا خیال رکھنا ضرور ہے۔ ایڈیٹر

تاکہ غیر اقوام مسیحیوں پر زبان سے ناموزوں ہونیکا الزام نہ لگاسکیں +

چوتھے۔ مولوی صفدر علی صاحب۔ پادری شاہباز پادری ٹھاکرداس۔ پادری ٹامس ہاول صاحب بشیر۔ پادری جیمل سنگھ صاحب۔ حضرت عبید یاہ اتھم۔ مسٹر حسام الدین صاحب۔ مسٹر موہن لال صاحب امرتسری طالب الدین صاحب وغیرہ حضرات کو ہمیشہ نورافشاں کی ترقی کا خیال بذریعہ اپنے نادر خیالات اور معتبر نظم ونثر کی تحریروں کے رکھنا واجب ہی :: ہم افسوس کے ساتھ اسبات کا ذکر کرتے ہیں۔ کہ ایک مدت سے ہم نے پادری شاہباز اور پادری ٹھاکرداس صاحب کا کوئی مضمون نورافشاں میں نہیں دیکھا :: شاید اول الذکر کو نظم منزامیر سے فرصت نہ ملتی ہوگی۔ اور موخر الذکر صاحب کسی تصنیف میں مشغول ہونگے +

آخر میں ہم ناظرین سے معافی مانگتے ہیں۔ کیونکہ بعض جگہہ نورافشاں کو چھوڑ کے دوسرے جھگڑوں کو چھیڑ دیا ہی جس سے مضمون نے کسی قدر طول پکڑا :: اب ہم نورافشاں کی ترقی کی خبر سننے کے منتظر ہیں۔ اور یہاں پر ناظرین سے رخصت ہوتے ہیں۔ یار زندہ اور صحبت باقی +

راقم خاکسار احمد شاہ از رتلام سنٹرل انڈیا

حالت ملازمت پنجاب

جب سے ہندوستان پر جسمیں مختلف اقوام سکونت پذیر ہیں برٹش قوم حکمران ہو تب سے وہ اپنی حکمت عملی سے حکومت کرتی ہوئی ہمیشہ ملک کے لوگوں کی بہتری مدنظر رکھتی ہی۔ لیکن رعایا میں سے ہمیشہ کوئی نہ کوئی فریق شاکی رہتا ہی۔ یہانتک کہ اپنے خانگی تنازعات کو بھی گورنمنٹ کے ذمہ لگا دیتا ہی۔ ہم چاہتے ہیں کہ اسوقت سے ۱۲ سال پہلے اور حال کا مقابلہ صرف ایک شعبہ میں پبلک کو دکھلائیں (ملازمت) تاکہ انکو غور کرنیکا موقع ملے۔ کہ شکایات کرنے میں وہ کہانتک راستی پر ہیں :: اسوقت ہمارے سامنے سول لسٹ پنجاب ۱۸۸۹ء موجود ہی جسکی اکسٹرا اسسٹنٹی کی شاخ میں عیسائی ۲۱۔ ہندو ۲۲۔ محمدی ۲۸۔ موجود ہیں۔ اور سول لسٹ ۱۹۰۱ء میں عیسائی ۷۔ ہندو ۴۷ محمدی ۳۲۔ اور اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹی میں عیسائی ۰ ہندو ۵۔ محمدی ۴۔ ہیں۔ واضح ہو کہ عیسائی کے لفظ میں انگریز شامل ہیں۔ اور اسوقت کئی ایک دیسی ڈسٹرکٹ ججی کے اختیارات سے سرفراز ہیں اور دو ڈپٹی اور ایک ڈویژنل جج ہی۔ اور کئی ایک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہیں جو آخر کار اعلی عہدے پاوینگے :: پھر کیا وجہہ ہو کہ اُدھر کانگرس والے چیخیں مارتے ہیں کہ دیسیوں کو کچھ نہیں ملتا۔ اِدھر محمدی نالاں ہیں کہ ہم کو کچھ نہیں ملتا۔ اُدھر ہندو (آریا) کہتے ہیں کہ محمدیوں کو زیادہ عہدے ملتے ہیں جبکہ ۱۸۸۹ء میں ۲۸ محمدی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تھے اور اب ۳۲ ہیں تو گویا چار زیادہ ہوئے۔ اور ہندو اسوقت ۲۲ تھے اور اب ۴۷ ہیں جنہیں ۲۵ کی ایزادی ہی جسکا باعث لیاقت ہی کیونکہ محمدی بہ نسبت ہندوؤں کے کم لیاقت ہیں اور مغرور اور آرام طلب ہونے کے سبب کم محنتی ہیں :: البتہ بابا سید احمد بالقابہ نے ایسی حکمت عملی کا برتاؤ انکو سکھلایا ہی۔ کہ محمدی گورنمنٹ کی نظروں میں بہ نسبت ہندو کے گراں قیمت ہیں۔ (اسکے اَور بھی وجوہ ہیں) لیکن مناسب یہہ ہی کہ ہر دو اقوام شکایات کی زبان کو بند رکھیں اور خیال کریں کہ گورنمنٹ کے کسقدر (۱۲ سال میں) اپنے قوم کو اس حکومت کی شاخ میں (اہل ہند کے واسطے) کم کر دیا ہی کہ بجائے ۲۱ کے اب ۷۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہیں حالانکہ تعداد اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر میں اسقدر بیشی ہوئی ہی کہ بجائے ۷۱ کے اب ۸۶۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہیں اور اس سے نیچے کی شاخ میں (تحصیلدار وغیرہ) کل دیسی ہیں +

راقم ایک واقف کار

کارسپانڈنس

جناب ایڈیٹر صاحب :۔

بعد سلام آنکہ میں آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرونگا۔ اگر آپ گوشہ اخبار میں اس مضمون کو جو خدمت والا میں ارسال کرتا ہوں جگہہ دینگے۔ مضمون مندرجہ ذیل ہی :۔

آجکا کیا مقدس دن ہی کہ ہمارے خداوند خدا نے عجیب عجیب خوشیاں ہمارے واسطے موجود کیں۔ جنکی بابت مندرجہ ذیل بیان کرکے ہم اپنے پیارے احباب کو خوش کرینگے۔ اور کیا عجب ہی جو ہمارے سچے دوست ہماری اس سچی کارروائی کو سنکر ہمارے واسطے دعا اور جس خوشی کی بابت ہم ذکر کرتے ہیں اسکی ترقی کے لئے تہ دل سے دعا مانگیں ہمارے ایک دوست بابو خدا بخش صاحب ساکن ملتان نے بعد جستجو کثیر کے خداوند کے پاک کلام کو قبول کیا۔ اور نہایت آرزو اور خواہش کے ساتھ انکی کلیسیا میں داخل ہونے کے واسطے کوشش کرکے آج شام کے چرچ میں ریورنڈ پادری پورنچند اپل صاحب کے ہاتھ سے بپتسما پایا۔ اور پیارے خداوند پر بھروسا کرکے شیطان کا مقابلہ کیا۔ اور خدا کے فضل کے پانے سے نہایت سرگرمی کے ساتھ خداوند مسیح کا علانیہ طور پر اقرار کیا۔ اور اپنے

پچھلے مذہب محمدی سے توبہ کی اور خداوند کے جلال میں شریک ہوے اور اپنا نام بجائے خدابخش کے مسیحچرن رکھا خداوند انکی نگرانی کرے۔ اور انکے ساتھ ہو آئندہ شیطان سے مقابلہ کرنیکی انکو جرات بخشے۔ آمین ؁

راقم ایک مسیحی از فیروزپور

واقعات و آرائیں

ہندوستان کے فوجی افسروں کو اجازت دیگئی ہو اگر انمیں ضروری لیاقت پائی جائے تو وہ اپنے خرچ پر روس جاویں اور وہاں روسی زبان سیکھیں؛ اگر وہ اس زبان کا امتحان پاس کرینگے تو ترجمان کے عہدوں پر مقرر کئے جاوینگے۔ اور پاس کرنے پر تین ہزار روپیہ انعام ملیگا۔ اور جسقدر سفرخرچ لگا ہوگا وہ بھی مجرا دیا جاویگا؛ ایسے افسر ہر سال مئی یا نومبر میں فارس یا اُس رستے سے جو گورنمنٹ منظور کرے روس کو جاوینگے ؛ جتنا عرصہ کام سے غیر حاضر رہینگے وہ رخصت میں محسوب کیا جاویگا ؁ عام

روس میں قحط زدگان کے لئے جو روپیہ گورنمنٹ نے منظور کیا ہو اُسسے انہیں لوگوں کی پرورش کی جاتی ہو جو روسی مذہب اختیار کریں ؛ اس قحط کی عالمگیر بلا کے باعث روس میں حکم ہوا کہ کوئی سرکاری جلسہ بال نہیں دیا جاویگا ؛ گارڈ کے افسروں نے قیمتی شراب پینا چھوڑ دیا۔ اور سوسائٹی کے تمام لوگوں نے شراب پینا ترک کر دیا ہو کہ جو روپیہ اسطرح بچے وہ قحط زدگان کی رفع حاجات میں صرف کیا جاوے ؛

جس طریق سے بھوکوں کو مدد دیجاتی ہو وہ ایسا یکطرفہ او متعصبانہ ہو کہ جس سے بڑی ناراضی پیدا ہو رہی ہو؛ تقسیم کنندگان تمام رعایا کو ایک نظر سے نہیں دیکھتے بلکہ انکو ترجیح دیتے ہیں جو خاص کٹر روسی مذہب کے ہوں اور انمیں بھی انہیں کو مدد دیجاتی ہو جو تقسیم کنندوں کے ذاتی دوست یا سفارشی ہوتے ہیں۔ دوسروں کو کوئی نہیں پوچھتا ہو ؁ منہ

---

* ہم نام بدلنے کی پالسی کو بالکل ناپسند کرتے ہیں۔ اکثر لوگ نیک چنگے بھلے نام کو بدل ڈالتے ہیں اور زیادہ تر غیر واجب یہہ معلوم پڑتا ہو کہ دیسی نام بدل کر انگریزی نام جو مطلق بے معنی ہو۔ اور زیب بھی نہ دیتا ہو رکھ لیتے ہیں جیسا یہہ نام مسیحچرن ہماری دانست میں خدابخش نام پر معنی اور بہت اچھا تھا۔ اسکے بدلنے کی نہ معلوم کیا ضرورت پڑی ؁ ایڈیٹر

جریدہ روزگار ناقل ہو کہ ”تعلقہ پالونچہ ضلع ورنگل سے خبر آئی ہو کہ ضلع مذکورہ میں حال میں اس شدت سے بارش ہوئی کہ دریائے گوداوری کو بمقام قصبہ پالونچہ سخت طغیانی ہوئی۔ پانچ روز تک قصبہ مذکور زیر آب رہا۔ صدہا مکان تاراج ہوگئے۔ ہزارہا مویشی ہلاک۔ بہت سے آدمی غرق آب ہوئے ؁

براعظم افریقہ میں ملک ڈھومی کا بادشاہ جب مرتا ہو۔ تو اسوقت بہت سے غلام قتل کرکے اُنکے خون سے مٹی کوندھکر اسکی قبر بنائی جاتی ہو۔ اور حال میں ایک رومن کیتھولک پادری ڈھومی سے انگلستان میں آئے ہیں۔ جو بیان کرتے ہیں کہ مرحوم بادشاہ ڈھومی کی رسوم جنازہ بارہ ماہ تک جاری رہیگی۔ کہ جسمیں چار ہزار غلام قتل کئے جاینگے ؁ آفتاب پنجاب

بنگالہ کے مشہور مندر تارکیشور کے مہنت صاحب نے گورنمنٹ بنگالہ کو عرضی دی ہو کہ کلکتہ سنسکرت کالج میں خاص ویدوں کے پڑھانیوالے ایک چیدہ لائق پنڈت رکھے جاویں اور پانچ سال تک میں انکا مشاہرہ دونگا نواب لفٹنٹ گورنر نے مہنت صاحب کی اس فیاضی کی تعریف کی اور اسکو منظور فرمایا۔ اُمید ہو کہ جلد کوئی پنڈت صاحب اس عہدہ پر مقرر کئے جاینگے۔ کلکتہ کا سنسکرت کالج سرکاری تعلیم گاہ ہو ؁ منہ

ڈھاکہ میں ایک دیسی مجسٹریٹ نے ایک پلیڈر صاحب پر پچاس روپیہ جرمانہ اس عجیب جرم میں کیا کہ وہ اسامی سے ایسے سوالات جرح کرکے عدالت کا وقت ضائع کرتا تھا جنکا نفس مقدمہ سے تعلق نہ تھا اس سزا پر بڑا شور برپا ہوا ہو۔ اور کہتے ہیں کہ یہہ مجسٹریٹ کا انوکھا فیصلہ ضرور ہائیکورٹ میں نامنظور کیا جاویگا ؁ دوست ہند

کلکتہ میں ایک انگریز اور ایک دیسی پلیڈر میں مقدمہ بازی ہوئی۔ مسٹر کیمبر نے بابو گھوس پر نالش کی کہ بابو نے گالی دی۔ بابو نے مسٹر پر نالش کی کہ اُنہے حملہ کیا۔ دونوں مقدمات یکجا سماعت ہوئے اظہاروں سے معلوم ہوا کہ بابو صاحب نے مسٹر موصوف کو کہا کہ تم دھوکہ باز ہو۔ مسٹر نے بہ آؤ دیکھا نہ تاؤ اور ایک طمانچہ بابو صاحب کے چہرہ پر رسید کیا۔ عدالت سے دونو مقدمات ڈسمس ہوگئے ؁ منہ

سراج الاخبار رقمطراز ہو کہ حال میں ولایت میں ایک صاحب نے علم قیافہ میں کتاب چھپوائی ہو۔ اور اسکا نام ”چہرے سے کیا پڑھ سکتے ہیں“ رکھا ہو۔ مصنف نے بہت سی تصویریں بھی دی ہیں۔ تاکہ مطلب زیادہ تر واضح ہو جائے۔ اسمیں لکھا ہو کہ اگر کسی کے چہرے کا عرض اسکے طول کے ۲/۳ سے بڑا ہو۔ تو اس شخص میں زور اور پھرتی بہت ہوگی۔ اور عقلمند بھی ہوگا۔ اگر اسکی پیشانی میں ایک ایسی لکیر کھینچی جائے اور اسکے ابرو کے درمیان گذر کر پیشانی کے دو حصے کردے تو ثابت ہوگا کہ ذہنی اخلاقی طاقتوں کو حیوانی جذبات پر اختیار ہوگا۔ اور جبکہ پیشانی کا بالائی نصف زیرین کی نسبت

چھوٹا ہوگا تو بدچلنی کے آثار ہیں +

احمد آباد کے مشن سکول کے منیجر نے لڑکوں کو نجاری سکھانیکے لئے ایک کلاس کھولا ہی۔ اسمیں طلبار کو اوزار تیز کرنا اور استعمال کرنا سکھایا جائیگا۔ اس سے یہہ غرض نہیں ہی کہ خواہمخواہ طالب علم سکول چھوڑنے پر نجار ہی ہو جائیں۔ بلکہ یہہ دکھانا مقصود ہی کہ کسطرح ولایت سے تھوڑی سی لاگت اور محنت سے نہایت عمدہ کام تیار ہوتا ہی۔ جو ہندوستان میں نہیں ہو سکتا +

یہی اخبار لکھتا ہی کہ جب نیا چاند نکلتا ہی تو انگریز روب کی نوجوان مسیں چاند دیکھنے کے بعد فوراً اپنی جیب سے کوئی سکہ نکالکر دیکھتی ہیں۔ روسیا میں جب لڑکیاں نیا چاند دیکھتی ہیں تو یہہ دعا مانگتی ہیں کہ اے چاند تو نے مجھے تندرست چھوڑا۔ اور تندرست ہی آ دیکھا آخر مرتبہ تو نے مجھے کنوارا چھوڑا تھا۔ اگلے بیاہا دیکھنا۔ وہاں اسبات کی دریافت کرنے کے لئے کہ اس سال شادی ہو جائیگی یا نہیں عجیب طریقہ ہی کہ نہایت تاریک شب میں لڑکی جنگل میں جاکر ایک دھاگے سے کسی درخت کی دو شاخوں کو باندھ آتی ہی اگر دو مختلف درختوں کی شاخیں بندھ جاتی ہیں تو سمجھا جاتا ہی کہ شادی اسی سال میں ہوگی۔ ورنہ بہت دیر ہی +

دوست ہند مخبر ہی کہ موضع راگمڈھ تحصیل کمتسر میں دو حقیقی بھائی مسمیان سوہیل سنگھ و پریم سنگھ رہتے تھے۔ سوہیل سنگھ نے اپنی زمین بیچ و فروخت کر دی تھی اور اپنے بھائی پریم سنگھ کی زمین کاشت کرکے گذران کرتا تھا۔ قریب تین ماہ کے ہوئے کہ سوہیل سنگھ کا لڑکا کھلواڑے سے غلہ لا رہا تھا۔ رستے میں پریم سنگھ مل گیا۔ پریم سنگھ نے منع کیا کہ میں نے تمہارے باپ کو بھائی سمجھکر زمین کاشت کے لئے دی ہی اور تم اسطرح چوری کرتے ہو اتنے میں سوہیل سنگھ آ پہنچا اور تکرار بڑھتے بڑھتے ایسی بڑھی کہ پریم سنگھ کو جان سے مار ڈالا۔ اور کھیت میں دفن کر دیا اور گانوں میں آکر مشہور کر دیا اور نیز اُسکی عورت کو کہدیا کہ پریم سنگھ میرا بھائی ایک گانوں میں گرنتھ صاحب کے بھوگ پر چلا گیا ہی۔ اور کہتا تھا کہ آٹھ روز تک واپس آویگا۔ چونکہ پریم سنگھ ست سنگی آدمی تھا۔ اور پہلے بھی کبھی کبھی اسطرح بیخبر چلا جایا کرتا تھا۔ اسواسطے اُسکو بھی یقین ہو گیا۔ جب آٹھ دن گذر گئے اور وہ نہ آیا تو پھر چرچا ہونے لگا آخر سوہیل سنگھ نے اُسکی عورت کو کہا کہ تو میرے بھائی کی بیاہتا عورت نہیں تو گھر سے نکل جا۔ اور جب وہ آئے تب آجانا۔ اور رپورٹ بھی دیدی کہ میرے بھائی کے ساتھ فلاں فلاں آدمی کا مقدمہ تھا وہ اُنکی تکمیل کرانے کے لئے فاضل کا گیا تھا واپس نہیں آیا جس سے شبہ پڑتا ہی کہ اُنہوں نے مار ڈالا ہی۔ اور عورت نے بھی اُسکی مفقودگی کی خبر کر دی۔ اور ایک چٹھی پریم سنگھ کیطرف سے ڈالی گئی کہ میں راضی خوشی فلاں جگہہ ہوں تھوڑے عرصہ تک آ ونگا۔ فکر نہ کرنا اسپر تفتیش شروع ہوئی اور لالہ پولو رام صاحب ڈپٹی انسپکٹر تھانہ کمتسر کی سعی سے اُسکے بھائی سوہیل سنگھ سے جسپر کسی کو شبہ بھی نہ تھا لاش برآمد کرا دی۔ اور تمام حالات ٹھیک ٹھیک بیان کرا دئے۔ اگرچہ لاش کو مٹی کھا گئی تھی۔ اور پہچانی نہیں جاتی تھی مگر کپڑے اور کڑہ آہنی جو اُسکے ہاتھ کا تھا وہ عوام الناس نے پہچان لئے اور تین چار ماہ کے بعد لالہ مہتاب رائے صاحب ڈپٹی انسپکٹر کے وقت کا وقوعہ بڑی عمدہ طرح برآمد کیا گیا +

رفیع الاخبار لکھتا ہی کہ امیر کابل کی نسبت مشہور ہوا کہ وہ ہندوستان نہ آئینگے۔ بلکہ انگلستان جائینگے یہہ بھی سنتے ہیں کہ روسیوں نے امیر کو اپنے قابو میں کرلینیکا دام پھیلایا ہی۔ ۱۵ لاکھ روپیہ گورنمنٹ ہند انکو سالانہ دیتی ہی۔ کیا اسکا کچھ خیال نہیں ہی؟ امیر صاحب جلال آباد میں اگر نجارتی مال کے ٹیکس کی زیادتی پر غور کرینگے +

وہی اخبار لکھتا ہی کہ پنڈتہ راما بائی کا شہرہ بہت دنوں سے ہو رہا ہی یہہ ہندو عورت اسوقت پونا میں ہی۔ اور اسنے بیوا عورتوں کے تعلیم دینے کا بندوبست کیا ہی۔ چنانچہ اسکے مدرسے میں اسوقت ۴۰ عورتوں سے زاید بھرتی ہو چکی ہیں۔ اور روز بروز تعداد بڑھتی جاتی ہی۔ کیونکہ بیوا عورتوں کو اُمید ہوئی ہی کہ وہ پھر شوہر پاکر لطف زندگی اُٹھائینگی +

ایک یورپین انجنیر مسمی فارلان بمبئی میں دو سال سے اپنی جورو سے علیحدہ تھا۔ یکم اکتوبر کو اُسکے مکان پر چلا گیا۔ وہاں وہ اور اسکی ۱۳ سالہ لڑکی بیٹھے تھے۔ صاحب نے بڑی عاجزی اور منت سماجت سے اسکو سمجھایا کہ نیکبخت گھر چل۔ وہ نہ مانی پر نہ مانی تب فارلان نے ریوالور سے کام لیا۔ ایک گولی سے وہ گر پڑی اور چلائی دوسری گولی سے مر گئی۔ تب فارلان صاحب نے خودکشی کرنیکی "ناکامیابی" سے کوشش کی تب گاڑی پر سوار تھانہ پر گئے۔ اور وہاں گرفتار کئے گئے + عام

پٹیالہ اخبار ناقل ہی کہ پھلور کے قلعہ میں پولیس ٹریننگ سکول کھلیگا اسکے انتظام کے لئے لوکل گورنمنٹ کی منظوری سے قواعد بھی شایع ہو گئے۔ اس سکول میں کنسٹیبل لوگوں کو تعلیم دیجائیگی تاکہ انکو سارجنٹ کے عہدے پر ترقی ملسکے۔ فی الحال ایک سو ساٹھ پولیس کنسٹیبل اور تمام انسپکٹر و ڈپٹی انسپکٹر و سارجنٹ وغیرہ جو بطور اُمیدواروں کے مقرر کئے گئے ہیں بھیجے جائینگے۔ چھ ماہ تک وہاں رہینگے سکھانیوالوں میں ایک اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ایک یورپین انسپکٹر تین ڈپٹی انسپکٹر تین سارجنٹ درجہ اول چھ سارجنٹ درجہ دوم ہونگے۔ ان لوگوں کو تنخواہ کے علاوہ ایک سو سے لیکر پانچ روپیہ تک بھتا بھی ملیگا۔ ایک سو تیس روپیہ

ماہوار کے صرف سے ہسپتال کے ملازم بھی نوکر رکھے جائینگے۔ مسٹر بشاپ اس قلعہ کے افسر انچارج ہونگے۔

ریلوے سٹیشن ہوڑہ پر ملازمان ریلوے سے سخت جرم سرزد ہوا جس سے عورت مسافر کا اکیلے سفر کرنا بہت مشکل نظر آتا ہے۔ ایسی حرکتوں کی خبریں جو انتظام ریلوے پر دھبہ ہیں پہلے بھی سُننے میں آچکی ہیں۔ ایک لڑکی معہ دو زنانہ محافظوں کے ہوڑہ سٹیشن پر ریل سے اُتری ٹکٹ اُنکے پاس تیسرے درجہ کا تھا۔ لیکن ہیڈ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ نہیں تب گیج انسپکٹر اور ٹکٹ کلکٹر دونوں نے ان تینوں کو روکے رکھا۔ جبتک کہ ٹرین چلی گئی اور تب اُنکو فرسٹ کلاس لیڈیز ویٹنگ روم میں لیکر چلے گئے اور وہاں تلاشی وغیرہ کے بہانہ سے اُنکی عصمت وغیرہ پر ہاتھ پھیرا۔ حملہ کرنے سے پہلے ایک دیسی مسافر نکلے پر ماتو دھو رہا تھا اُسنے اُن دونوں ملازموں ریلوے کی بدنیتی کو تاڑ لیا اور ایک چٹھی خدمت میں صاحب ایجنٹ بہادر کے ارسال کی جسمیں تمام حال چشمدید درج تھا ایجنٹ صاحب بہادر نے تحقیقات کا حکم دیا اور معاملہ متذکرہ بالا ثابت ہوا۔ صاحب انسپکٹر جنرل بہادر پولیس نے خود تحقیقات کی اور معلوم کیا کہ عورتوں کو اُس آیا کی معرفت ورغلایا گیا تھا جو ویٹنگ روم کے انتظام پر مقرر ہے۔ یہہ عورت اور دو بابو اسلئے موقوف کئے گئے کہ وہ اس معاملہ کو جانتے تھے۔ اور اُنہوں نے رپورٹ نہ کی۔ ایک بابو دفتر پارسل کا ہے۔ دوسرا اسسٹنٹ کا۔ ایک مجرم مسمی پریرہ ۱۵م اکتوبر سے موقوف کیا گیا۔ اور ایک دوسرے مجرم مسمی پوریلین کو ایک ماہ کا نوٹس موقوفی دیا گیا ہے۔ انپر فوجداری مقدمہ بھی چلایا جاتا لیکن مشکل یہہ ہے کہ اُن ظلم رسیدہ مسافروں کا پتہ معلوم نہیں ہے کہ کیا نام ہے۔ کیا ٹھانوں ہے۔ اور کس کے گھر کی بہو لڑکی ہیں ✦ پٹیالہ

مسٹر سپیرن گرافرڈ نے دو منولا ایک عجیب حال کسی سلاو کی عورت کا لکھا ہے جو مقام پراگ میں تھی اس عورت کا نام الورنا ہے۔ اسکا باپ بوہیما کا سردار تھا بہت کچھ دولت چھوڑ مرا جو چاہتی ہے صرف کرتی ہے۔ اسکو قدرت نے عجیب قوت مسمرزیم کی دی ہے۔ جب یہہ محض بچہ تھی تو اسکی نگاہ کی تیزی سے جنگل کے بھیڑیے بھی محو ہو جاتے تھے۔ جوں جوں اسکی عمر بڑھی اسکی یہہ قوت بھی بڑھی یہہ خود اپنے کو معمول کرتی تھی یا اور کوئی ملا تو اُسکو معمول بنایا۔ اب الورنا یہہ بات کرتی ہے کہ کسی سو برس والے بڈھے شخص کی عمر سات برس تک بڑھا سکتی ہے۔ اسکو بیہوش کرکے گاہ گاہ اُسکی رگوں میں خون پہنچاتی ہے۔ ایک طبیب کیارک عرب اسکی مدد کرتا ہے اسکو خود واقفیت حاصل کرنا مقصود ہے۔ جب یہہ شخص بڈھا ہوا تو الورنا نے اسکی بہت کچھ خدمت کی جب اسکی عمر ایک سو سات برس کی ہوئی تو کمزوری ظاہر ہوئی الورنا اسکی خدمت کرتی ہے اور یہہ ابھی تک زندہ ہے۔ اس عورت نے ایسی شہرت پائی کہ دور دور سے لوگ آتے ہیں یہہ جو چاہتی ہے کر گذرتی ہے ہپنوزم کی ایسی قوت بہت کم سننے میں آئی ہے ✦ سنہ

پٹیالہ اخبار لکھتا ہے کہ گلگت کو جو تار بنیگا وہ زمین کے اندر اندر لگایا جاویگا کیونکہ معمولی قسم کا تار برف وغیرہ سے ڈھک جا سکتا ہے۔ اور اگر ایسا تار لگا یا بھی جائے۔ تو حفاظت کے لئے بہت سا اسٹاف رکھنا پڑیگا۔ مگر ایسے پہاڑی ملک میں زمین دوز تار لگانا بھی سخت دشوار ہے لیکن غالباً جہاں کہیں مناسب ہوگا وہاں بیرونی تار لگا دیا جا سکتا ہے باقی ضروری مقامات پر اندرونی انگریزی اخبار زور دیتا ہے کہ کام فوراً شروع کیا جاوے صرف دو افسر اسکو کمتفی نہ ہونگے ✦

ملکوں اور باشندوں کی مختصر خبریں

۸- اکتوبر کو روس نے ۲ فیصدی سود پر ۳ کروڑ روپیہ قرض لیا۔ یہہ قرضہ پیرس لنڈن اور امسٹرڈم کے ساہوکاروں نے دیا ہے ✦

چینیوں نے تجربہ کیا ہے کہ بھیڑیا کا گوشت کھانے سے چیچک نہیں نکلتی ✦

امریکہ میں ۴ سو آدمی ہر مہینے جرم قتل میں پھانسی دیئے جاتے ہیں ✦

اضلاع متحدہ امریکہ میں مردوں کے جلانے کے لئے ۵۰ کارخانہ جاری ہوئے ✦

ٹور (انگلستان) میں ایک سو سالہ فقیر بیس لاکھ فرانک چھوڑ مرا ہے ✦

رنگون میں بھی لیڈی ڈفرن ہسپتال تعمیر کیا جائیگا اسکے لئے وہاں ایک لاکھ روپیہ بذریعہ چندہ وصول ہو رہا ہے ✦

چاٹگام کیطرف ایک بوڑھیا عورت اس کمال کی نظر آئی ہے کہ وہ شیروں کو اپنے تابع احکام کر لیتی ہے چنانچہ وہاں کسی بستی میں شیروں کی یورش تھی لوگوں نے اس سے کہا اُسنے وہاں جا کر شیروں کو بُلایا اُنسے بہت کام لئے اور کہدیا کہ یہاں ہرگز نہ آنا۔ اُس دن سے شیر نظر نہیں پڑتے ✦

کوشش کی گئی ہے کہ انگلستان سے فوج براہ امریکہ ہندوستان میں لائیں ✦

فرانس کے اخبار نے لکھا ہے کہ روس ہمارا دوست ہے مگر قسطنطنیہ نہیں لے سکیگا ✦

روس میں تحفظ مذہب کے لئے ایک عجیب حکم یہہ ہوا ہے کہ جو کوئی کسی روسی کو آبائی مذہب سے پھیرے اُسکو

۱۲-اکتوبر کو برنڈسی میں ڈاک گاڑی کی مال گاڑی کے ساتھ ٹکر ہوئی ٭

مسٹر سمتھ کی وفات سے لنڈن میں ہوس آف کامنز کے لیڈر کا عہدہ خالی ہوگیا۔ کہتے ہیں کہ مسٹر بلفور جو آئرلینڈ کے چیف سکرٹری ہیں یہاں مقرر ہونگے ٭

پچاس برس گذرے فرینڈلی ٹاپوؤں میں ایک مسیحی نہ تھا اب انکا شمار ۳۰۰۰۰ ہے۔ اور دینی کاروبار کے لئے اپنی آمدنی میں سے ۵۰۰۰ ہزار روپیہ سالیانہ دیتے ہیں ٭ م-

نیو ہیبریڈز میں بھی پچاس برس گذرے ایک مسیحی نہ تھا پر اب یہہ خبر ہو کہ وہاں ایک غیر قوم نہیں ہو ٭

پچاس برس ہوئے میکرونیسیا میں ایک آدمی نے بپتسمہ پایا تھا۔ اب وہاں ۴۷ کلیسیائیں ہیں جو اپنا بار خرچ اٹھاتی ہیں ٭"

بیان کیا جاتا ہو کہ جب سے مسٹر کین صاحب نے ہندوستان میں شراب خواری بند ہونیکی کوشش کی ہو تب سے دس ہزار سے زاید دُکانیں شراب و چانڈو کی بند ہوچکی ہیں ٭ رفیع

ہوڑا کی فوجداری سے ایک بنگالی کو اپنے باپ کے اقدام قتل کے جرم میں پانچ سال قید سخت کی سزا ملی۔ زمانہ کی خوبیاں ہیں ٭ منہ

گجرات میں ایک کشمیری نے اپنے دو بیٹوں کو قید کرا دیا کیونکہ انہوں نے اُسکو مارا تھا۔ یہہ کیسی زمانہ کی ہوا چلی۔ کہ باپ سے اولاد ایسے سلوک کرے اور باپ یہاں تک نوبت پہنچائے ٭ منہ

گیا میں ۲۴ ستمبر کو ہندو و مسلمانوں کا ایک عالیشان جلسہ منعقد ہوا تھا اُسمیں دونوں فریق نے آپس میں اتحاد و اتفاق ہونے کا خوشی کے ساتھ اظہار کیا۔ اور مسرّت کے ساتھ ملے جُلے ٭ منہ

وادی جہلم کی سڑک کئی جگہہ سے ٹوٹ گئی ٹیلے آپڑے راہ رُک گئی ٭

سندربن میں ہر ایک شیر کے مارنے کے لئے پچاس روپیہ انعام سرکار سے ملیگا ٭

بقول رفیع الاخبار تعجب ہو کہ بنگالیوں میں بھی اب نااتفاقی پھیلی ٭

گورنمنٹ مدراس ہندو مندروں کی آمدنی کی نسبت قانون بنا رہی ہو ٭ منہ

شملہ میں تشویش پیدا ہوئی کہ افغانی سرحد پر سرگرمی دکھا رہے ہیں ٭ منہ

حضور وایسرائے کی مہمانداری میں دربار کشمیر ۵۷ ہزار روپیہ خرچ کرینگے ٭ منہ

انبالہ میں ایک قصاب نے بکری ذبح کی تو اُسکے شکم سے ایک مردہ بچہ نکلا جسکے ۶ پیر اور ۲ دم تھیں بچھڑی اسکی بابت کیا کہینگے؟ ٭ منہ

پچاس برس ہوئے ترکستان کی عملداری میں ایک پروٹسٹنٹ ایونجلیکل کلیسیا نہ تھی اب امریکن بورڈ کے متعلق ۱۱۵ کلیسیا ہیں جنمیں ۱۱۰۰۰ سے زیادہ شرکا ہیں ٭

مدناپور میں ایک ہندو عورت نے اپنی معصوم لڑکی پانچ روپیہ پر فروخت کی ٭

لاہور کے لاٹ پادری صاحب ۸ دسمبر کو دہلی کا نیا مشن کالج افتتاح کرینگے ٭

پرنس البرٹ وکٹر صاحب (پرنس آف ویلز کے دوسرے بیٹے) ہند میں تشریف لائے ٭

راجشاہی کالج کی عمارت کے لئے مزدور لوگ زمین کھودتے تھے ایک ہنڈیا برآمد ہوئی اسمیں چار سو روپئے تھے جو شاہ عالم کی ضرب سے نکلے ہیں ٭

راولپنڈی کی میونسپلٹی میں اب تک غیر ملازم شخص پریزیڈنٹ ہوتا تھا۔ اب ڈپٹی کمشنر پریزیڈنٹ ہوگئے۔ یہہ آپسمیں نااتفاقی کا نتیجہ ہو ٭

کشمیر میں پھر زلزلہ آنے لگا۔ ایک کوہ آتش فشاں بھی پھوٹا ہو ٭ سنگ ہا [illegible]

میسور میں ریلو[illegible] کی شدید ٹکر ہوئی۔ چار آدمی مرگئے۔ ۲ فائرمین بھی مر[illegible] ہوئے جنمیں یوروپین ڈرائیور بھی شامل تھے۔ سٹیشن ماسٹر جسے [illegible] دیا تھا خوف مقدمہ سے فرار ہوگیا ہو ٭ عام

اجمیر میں قحط زدوں کی دستگیری کے لئے ایک غریب خانہ قایم ہوگا۔ اور خیراتی کام جاری کئے گئے کہ مزدوروں کو روٹی کا سہارا ہو ٭ منہ

مدراس کے قحط زدوں کی ہمدردی میں لنڈن میں شور اُٹھایا گیا۔ گورنر مدراس کو کہا گیا کہ وہ رعایا پروری کا حق ادا نہیں کرتے ٭ منہ

کلکتہ میں سلوتری کالج قایم کرنے کے لئے ایک چینی نے ۱۰ ہزار روپیہ دیا ٭ منہ

بی اور فارین بائبل سوسئٹی کی جانب سے گورمکھی انجیل کی نظرثانی کرنیوالی کمیٹی نے متی اور مرقس دو انجیلوں کی نظرثانی ختم کرلی ہو۔ یہہ کام مہینوں کا نہیں بلکہ سالوں کا ہو ٭

مدراس کے علاقہ میں مرض ہیضہ اور بخار پھیلا ہوا ہو روزمرہ ہزارہا آدمی راہی ملک بقا ہوتے ہیں ٭

پٹیالہ میں سرکار حضور کے ہاں ولیعہد کے پیدا ہونے پر بڑی بڑی خوشیاں منائی جارہی ہیں ٭

کھنہ خورد (ضلع لودیانہ) میں ایک نوجوان ہندو عورت ایک کنوئیں سے جو متصل دیہہ تھا مردہ نکالی گئی کچھ عرصہ ہوا تھا کہ عورت مذکور بدچلن ہوکر گھر سے نکل گئی تھی اب جو واپس آئی تو یہہ ماجرا واقعہ ہوا ٭

روئداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی-آئی-ای- پریزیڈنٹ-بابو رائے بڑو وہ صاحب وائس پریزیڈنٹ سردار جھبی سہائے صاحب-لالہ منسا رام صاحب ساہوکار ماسٹر مولراج صاحب-لالہ راجیداس صاحب- لالہ سالک رام صاحب-لالہ منسا رام صاحب سوداگر پارچہ منشی محمد بخش صاحب-بابو شب سرنداس صاحب- سید غلام محمد صاحب-سید سردار علی صاحب-لالہ گوپی مل صاحب-خواجہ احسن شاہ صاحب-ڈاکٹر بھگوانداس صاحب-ممبران:-

واقعہ ۲۲ جولائی ۱۸۹۱ء

نمبر ۱-رپورٹ سب کمیٹی تعلیم بحوالہ چٹھی صاحب ہیڈ ماسٹر بورڈ سکول لودیانہ مشعر منظور فرمائے جانے [illegible] واسطے خرید اسباب کیمیائے واسطے مدرسہ بورڈ سکول لودیانہ-**تجویز ہوئی** کہ رپورٹ سب کمیٹی بابت مصارف رقم [illegible] منظور کی جاوے*

نمبر ۲-رپورٹ لالہ راجیداس صاحب بحوالہ رزولیوشن نمبر ۱۸ مورخہ ۲۱-مئی ۱۸۹۱ء دربارہ رسالہ الہ آباد ریویو حسب رپورٹ ممبر صاحب مشعر اسکے کہ اس رسالہ کی خریداری کی ضرورت نہیں معہ رپورٹ سب کمیٹی تعلیم:-**تجویز ہوئی** کہ خرید رسالہ نامنظور کی جاوے*

نمبر ۳-روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۳۰ جون ۱۸۹۱ء بحوالہ چٹھی صاحب منیجر مشن سکول لودیانہ نمبر ۱۴ مورخہ ۵ جون ۱۸۹۱ء کہ نتھو خاں طالبعلم مشن سکول لودیانہ وعبدالرزاق طالب علم میونسپل بورڈ سکول لودیانہ کو [illegible] وظیفہ جوبلی سکالرشپ دیا جاوے-**تجویز ہوئی** کہ وظیفہ ہائے کا دیا جانا منظور کیا جاوے*

نمبر ۴-روبکار جناب صاحب سیول سرجن بہادر مورخہ ۴-جولائی ۱۸۹۱ء معہ چالان ادویہ انگریزی آمدہ ولایت بطلب [illegible]-**تجویز ہوئی** کہ دیا جانا [illegible] کا منظور کیا جاوے*

نمبر ۵-روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۵-جون ۱۸۹۱ء بحوالہ چٹھی نمبر ۱۳۷۷ مورخہ ۸ جون ۱۸۹۱ء صاحب کمشنر بہادر جالندھر دربارہ تقرر محرر عدالت آنریری مجسٹریٹاں لودیانہ بدیں مضمون کہ اگر محرر کے رکھنے کی ضرورت عدالت صاحب آنریری مجسٹریٹ میں ہو تو اسکا خرچ میونسپل فنڈ سے انتظام کیا جاوے-معہ درخواست نظام الدین-**تجویز ہوئی** کہ دیگر اضلاع میں اہلکار بل فنڈ سے آنریری مجسٹریٹاں کو عملہ دیا جاتا ہو اس ضلع میں کیا خصوصیت ہو کہ میونسپل فنڈ سے عملہ دیا جاوے اگر محرر کی ضرورت ہو تو سرکار اپنے خزانہ سے تنخواہ دیکر عملہ رکھے جواب روبکار دیا جاوے*

نمبر ۶-روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۶ ماہ مئی ۱۸۹۱ء مشعر اسکے کہ واسطے مویشی خانہ بابت شرح جرمانہ مویشیا آمدہ پھاٹک ایک چوبی کا بنایا ہونا ضروری ہو واسطے تیاری اسکے کمیٹی منظوری لیوے:-**تجویز ہوئی** کہ تیاری تختہ کا اسٹیمیٹ منظور کیا جاوے جواب روبکار کا دیا جاوے*

نمبر ۷-عرضی سید غلام محمد صاحب مشعر شکایت سپاہیان متعینہ قلعہ وحکم جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کہ ہم نے ملاحظہ موقع کیا کوئی بات معلوم نہیں ہوئی **اطلاع ہوئی** کہ داخل دفتر ہو*

نمبر ۸-کاغذات خبکا روپیہ بسبب ضروری ہونے کے دیا گیا-اور اب براہ منظوری کمیٹی میں پیش ہوئے*

[illegible] خرچ مصارف صفائی چاہ ہائی سکول لودیانہ [illegible]

[illegible] بابت مرمت ڈاٹ نالی کوچہ بادہ- [illegible]

[illegible] از مصارف تیاری تار برقی واسطے لگانے کاغذات انتخاب ممبران- [illegible]

[illegible] بابت مرمت پنکھہ کمرہ محرر رجسٹری- [illegible]

[illegible] مرمت سڑک کھکر بازار پھولائی والہ متصل دروازہ کنہرہ نوریاں- [illegible]

[illegible] بابت مرمت چوکشہ غلہ منڈی- [illegible]

[illegible] کاغذات مرمت پنکھہ ہائے-وکرسی ہائے لائبریری- [illegible]

[illegible] تبدیلی چھت کوٹھہ مالی- [illegible]

[illegible] مرمت پل متصل تکیہ خانہ [illegible]

[illegible] بابت مرمت سڑکات بازار سرہ گنج ومحلہ ڈھولیوال- [illegible]

[illegible] بابت صفائی نالی محلہ ڈھولیوال متصل سڑک جیلخانہ- [illegible]

[illegible] جلسہ قیصری ملکہ معظمہ ایک ثلث نصف [illegible]

[illegible] بابت کفن دفن مردہ ہائے لاوارث- [illegible]

[illegible] قیمت دوائی ہلاکت سگاں جو منگوائی گئی [illegible]

[illegible] محصول پارسل کتب جو لاہور سے آئی [illegible]

[illegible] بابت قیمت اسٹامپ وکاغذ مختارنامہ بمقدمہ غوث علی شاہ بنام میونسپل کمیٹی- [illegible]

[illegible] بابت ہلاکت سگاں جو معرفت خاکروباں مروائے گئے- [illegible]

[illegible] مصارف لگانے دروازہ جدید کمرہ بورڈ سکول [illegible]

تجویز ہوئی کہ رقومات خرچ شدہ منظور کیجاویں*

نمبر ۹-کاغذات انعام راموں جمعدار اجازت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مشعر اسکے کہ راموں کو شادی نے یا صحہ ماہوار پر ملازم رکھا جاوے-اگر ضرورت ہو تو

آخر کار چپڑاسی موقوف کیا جاوے ایام بیکاری نصف تنخواہ دیجاوے - راموں کو رخصت پر سمجھا جاوے ،، **کثرت** رائے سے **تجویز** ہوئی کہ راموں کو ۵ ماہواری تنخواہ پر رکھا جاوے اور ۱۲ ماہوار کے حساب سے تنخواہ ایام بیکاری راموں کو دیا جاوے - اور راموں بخدمت صاحب والس پریزیڈنٹ تعینات کیا جاوے +

نمبر ۱۰ - کاغذات انعام غوثا مستری بابت ملازمت میونسپل لودیانہ ،، **تجویز** ہوئی کہ پانچ ماہ کی تنخواہ کی بابت سفارش کری جاوے یعنی ۱۲۵ کی +

نمبر ۱۱ - کاغذات انعام شیخ نبی بخش چپڑاسی چونگی **تجویز** ہوئی کہ چھ ماہ کی تنخواہ کے ملنے کی سفارش کریجاوے +

نمبر ۱۲ - کاغذات انعام لکھن چپڑاسی لائبریری **تجویز** ہوئی کہ چار ماہ کی تنخواہ کی سفارش کریجاوے +

نمبر ۱۳ - درخواست جی سی بسواس اینڈ کمپنی بدیں خواست کہ ادویہ انگریزی و ہندوستانی ہماری دوکان سے خریدی جاویں ،، **تجویز** ہوئی کہ درخواست ہذا بخدمت صاحب سیول سرجن بہادر مرسلہو کر التماس کیا جاوے کہ اس کارخانہ کی ادویہ کا تمام امتحان کرکے کمیٹی کو اطلاع دیں + (باقی آیندہ)

ضرورت

بنگ میں گلڈ گجرات کوٹنجا ضلع گجرات کے لئے ایک دیسی سناد کی ضرورت ہے جو نہ صرف غیر متمند ہی ہو بلکہ روحوں کا عاشق بھی ہو - تنخواہ بالفعل ۵ - ضرور ہو کہ درخواست کنندہ عیالدار ہو - درخواستیں جناب پادری آر - ایم پیٹرسن صاحب پریزیڈنٹ بنگ میں گلڈ گجرات یا مجھ مشتہر کے پاس آنی چاہئیں +

المشتہر ہدارسنگھ سکرٹری بنگ میں گلڈ گجرات پنجاب

لودیانہ

موسم تبدیل ہو رہا ہے - سردی کی آمد آمد ہے - مگر ساتھ ہی تپ لرزہ کی شہر و گرد نواح میں بہت شکایت ہے پہلے تو حضرت ہیضے نے خوب ہاتھ صاف کیا - بہت روز تک اپنا اڈا جمائے پڑا رہا - سیکڑوں کو حالت ماتم میں چھوڑ گیا - اور اب رہتے سہتوں کی جان کو بخار ستا رہا ہے خلق خدا اسکے ہاتھوں سے سخت تکلیف میں ہے جس گھر میں دیکھو ہر کوئی اسکے رونے رو رہا ہے - اگر ماہ رواں کے آخر تک اسکا قیام رہا تو چونکہ موسم سرد ہونی جاتی ہے بیچارے بیماروں کا مشکل ہی سے پیچھا چھٹیگا - خدا اپنا فضل کرے +

جب سے کہ میونسپل کمیٹی نے زر کثیر خرچ کرکے ایک بڑی نالی متصل کوتوالی بنوائی ہے - اور بازار کی کہنہ نالیاں تڑوا کر نئے طرز سے از سر نو بنوائی ہیں شہر کی خوبصورتی دو چند ہو گئی ہے - اور صفائی بھی عمدہ ہوتی ہے - اُمید ہے کہ جب تمام نالیاں بن چکینگی اور انکے دھونے کا کام جسکی عمدہ تجویز بھی تیار ہو چکی ہے جاری ہو گا تو شہر کو بڑا فایدہ پہنچیگا +

کچھ عرصہ ہوا کہ امیر محمد خان نقل نویس ضلع لودیانہ نے ایک زمیندار سے مبلغ دو روپیہ بطور رشوت کے لئے تھے جسکی عجیب کیفیت یہہ سُنی ہے کہ زمیندار نے اپنے مقدمہ کی نقل لینی چاہی - نقل نویس نے دو روپیہ طلب کئے - اُسنے ایک روپیہ دینا چاہا - اسلئے سودا نہ ہوا - اور نقل نہ ملی تنگ آکر زمیندار سید دلاور علی شاہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کے حضور رسائی ہوا اور حال کہہ سُنایا - صاحب موصوف نے جو بڑے دانا اور بیدار مغز حاکم ہیں اپنے پاس سے ایک روپیہ نکالکر اُسپر کچھ نشان کر دیا - اور دہقان کو دیکر فرمایا کہ اگر وہ دو روپیہ مانگتا ہے اور تمہارے پاس ایک روپیہ ہے ایک روپیہ یہہ لیجاؤ اُسے یہہ دونوں روپیہ دیکر نقل لے لو - چنانچہ جب وہ گیا تو اُسکا کام بن گیا - اور نقل مل گئی - اسکے بعد ڈپٹی صاحب بہادر نے نقل نویس صاحب کو معہ زمیندار کے طلب فرمایا اور نقل نویس کی جامہ تلاشی لی - تو وہی نشان والا روپیہ برآمد ہوا - اسپر اُسکا چالان کر دیا گیا اور بعد دیری کی تحقیقات کے نقل نویس کو ایک ماہ کے لئے بے کرایہ مکان میں ۵۰ نذرانہ دیکر رہنے کی اجازت ملی - اگر اسیطرح رشوت خوروں کی گرفت کیجاوے اور اُنکو کافی سزا ملے تو اُمید ہے کہ رشوت ستانی کی بری رسم رفتہ رفتہ ملک سے بالکل دور ہو جاوے - سید صاحب کی یہہ کارروائی دیگر حاکموں کے لئے قابل نمونہ ہے +

نئی دُنیا والے بھی ہر ایک بات کا نیا ڈھنگ نکالتے ہیں - چنانچہ امریکن ڈاکٹر سکوا صاحب جو عرصہ ایک ہفتہ سے یہاں وارد تھے ہزاروں روپیہ کی ادویات فروخت کیں - قسم قسم کے مریض علاج کیواسطے اُن کے پاس جاتے تھے - گویا ایک میلہ لگا رہتا تھا - اگرچہ انکی ادویات کو ہمنے نہیں آزمایا - تاہم لوگوں کی زبانی سنا ہے کہ بہت فایدہ کرتی ہیں - اور بہت مریض شہر میں اُنسے شفایاب ہو چکے ہیں - اب صاحب موصوف لاہور کیطرف بڑھے ہیں +

مسمی ہر سنگھ خاکروب ریلوے سٹیشن نے بشمولیت الو و ایک دیگر خاکروب نوجوان شادی خاکروب کو ایسا مارا کہ وہ اگلے دن مر گیا - سُنا ہے کہ ہر سنگھ شادی کی عورت کے ساتھ تعلق ناجایز رکھتا تھا اسی سبب سے اسکو مار ڈالا تینوں مجرمان گرفتار ہیں +

رپورٹ پیدایش ۴۳ - اموات ۲۶ +

پادری ای پی نیوٹن صاحب کے لئے باہتمام مسٹر آیم والی منیجر امریکن مشن پریس لودیانہ طبع ہوا